روزنامہ
ٹیلیفون نمبر 047-6213029 FR-10
الفضل
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
پیر 9 اپریل 2012ء 16 جمادی الاول 1433 ہجری 9 شہادت 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 82

عدل واحسان کا حکم

یقیناً اللہ عدل کا اور احسان کا اور اقرباء پر کی جانے والی عطا کی طرح عطا کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی اور ناپسندیدہ باتوں اور بغاوت سے منع کرتا ہے وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم عبرت حاصل کرو۔ (النحل:91)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

ہمارا یہ اصول ہے کہ کل بنی نوع کی ہمدردی کرو۔ اگر ایک شخص ایک ہمسایہ ہندو کو دیکھتا ہے کہ اس کے گھر میں آگ لگ گئی اور یہ نہیں اٹھتا کہ تا آگ بجھانے میں مدد دے تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ مجھ سے نہیں ہے۔ اگر ایک شخص ہمارے مریدوں میں سے دیکھتا ہے کہ ایک عیسائی کو کوئی قتل کرتا ہے اور وہ اس کے چھڑانے کے لئے مدد نہیں کرتا تو میں تمہیں بالکل درست کہتا ہوں کہ وہ ہم میں سے نہیں ہے۔...... میں حلفاً کہتا ہوں اور سچ کہتا ہوں کہ مجھے کسی قوم سے دشمنی نہیں۔ ہاں جہاں تک ممکن ہے ان کے عقائد کی اصلاح چاہتا ہوں۔ اور اگر کوئی گالیاں دے تو ہمارا شکوہ خدا کی جناب میں ہے نہ کسی اور عدالت میں اور بایں ہمہ نوع انسان کی ہمدردی ہمارا حق ہے۔

(سراج منیر۔ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 28)

اور میں اس وقت اپنی جماعت کو جو مجھے مسیح موعود مانتی ہے خاص طور پر سمجھاتا ہوں کہ وہ ہمیشہ ان ناپاک عادتوں سے پرہیز کریں۔ مجھے خدا نے جو مسیح موعود کر کے بھیجا ہے.......... اس لئے میں نصیحت کرتا ہوں کہ شر سے پرہیز کرو اور نوع انسان کے ساتھ حق ہمدردی بجالاؤ۔ اپنے دلوں کو بغضوں اور کینوں سے پاک کرو کہ اس عادت سے تم فرشتوں کی طرح ہو جاؤ گے۔ کیا ہی گندہ اور ناپاک وہ مذہب ہے جس میں انسان کی ہمدردی نہیں۔ اور کیا ہی ناپاک وہ راہ ہے جو نفسانی بغض کے کانٹوں سے بھرا ہے۔ سو تم جو میرے ساتھ ہو ایسے مت ہو۔ تم سوچو کہ مذہب سے حاصل کیا ہے۔ کیا یہی کہ ہر وقت مردم آزاری تمہارا شیوہ ہو؟ نہیں بلکہ مذہب اس زندگی کے حاصل کرنے کے لئے ہے جو خدا میں ہے۔ اور وہ زندگی نہ کسی کو حاصل ہوئی اور نہ آئندہ ہوگی بجز اس کے کہ خدائی صفات انسان کے اندر داخل ہو جائیں۔ خدا کے لئے سب پر رحم کرو تا آسمان سے تم پر رحم ہو۔ آؤ میں تمہیں ایک ایسی راہ سکھاتا ہوں جس سے تمہارا نور تمام نوروں پر غالب رہے اور وہ یہ ہے کہ تم تمام سفلی کینوں اور حسدوں کو چھوڑ دو اور ہمدرد نوع انسان ہو جاؤ اور خدا میں کھوئے جاؤ اور اس کے ساتھ اعلیٰ درجہ کی صفائی حاصل کرو کہ یہی وہ طریق ہے جس سے کرامتیں صادر ہوتی ہیں۔ اور دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ اور فرشتے مدد کے لئے اترتے ہیں مگر یہ ایک دن کا کام نہیں۔ ترقی کرو۔ ترقی کرو۔ اس دھوبی سے سبق سیکھو جو کپڑوں کو اوّل بھٹی میں جوش دیتا ہے اور دیئے جاتا ہے یہاں تک کہ آخر آگ کی تاثیریں تمام میل اور چرک کو کپڑوں سے علیحدہ کر دیتی ہیں۔ تب صبح اٹھتا ہے اور پانی پر پہنچتا ہے اور پانی میں کپڑوں کو تر کرتا ہے اور بار بار پتھروں پر مارتا ہے۔ تب وہ میل جو کپڑوں کے اندر تھی اور ان کا جزو بن گئی تھی کچھ آگ سے صدمات اٹھا کر اور کچھ پانی میں دھوبی کے بازو سے مار کھا کر یک دفعہ جدا ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ یہاں تک کہ کپڑے ایسے سفید ہو جاتے ہیں جیسے ابتداء میں تھے۔ یہی انسانی نفس کے سفید ہونے کی تدبیر ہے۔ اور تمہاری ساری نجات اس سفیدی پر موقوف ہے۔ یہی وہ بات ہے جو قرآن شریف میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ قد افلح..........

(گورنمنٹ انگریزی اور جہاد۔ روحانی خزائن جلد نمبر 17 ص 14)

معاہدات لکھنے کی اہمیت

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں۔

''او ایمان والو! ہر ایک معاملہ کو لکھ لیا کرو جس کے لیے کوئی میعادی معاہدہ ہو اور ہر ایک کو نہ چاہئے کہ معاہدوں کو لکھا کرے بلکہ چاہئے کہ معاہدہ کو وہ شخص لکھے جو ایسے معاملوں کا لکھنے والا ہو اور معاہدہ کو اس انصاف کے ساتھ لکھے جس میں ضرورت کے وقت تمسک (اقرار نامہ۔ ناقل) میں نقص نہ نکلے۔''

(تصدیق براہین احمدیہ صفحہ 266)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2012ء

مرسلہ۔ نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

مریم شادی فنڈ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنی زندگی میں جو آخری مالی تحریک فرمائی وہ مریم شادی فنڈ ہے۔ مورخہ 28 فروری 2003ء کے خطبہ جمعہ میں اس تحریک کا اعلان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:۔

''اس فنڈ کا نام مریم شادی فنڈ رکھ دیتا ہوں امید ہے کہ اب یہ فنڈ کبھی ختم نہیں ہوگا اور ہمیشہ غریب بچیوں کو عزت کے ساتھ رخصت کیا جا سکے گا۔'' (الفضل 6 مئی 2003ء)

احباب جماعت کو حضور کی اس تحریک میں خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے ضرور حصہ لینا چاہئے اور اپنی شادیوں کے مواقع پر اس تحریک میں بھی ادائیگی کرنی چاہئے تاکہ مستحق، بے سہارا اور یتیم بچیاں بھی عزت کے ساتھ رخصت ہو سکیں نیز ایسے افراد جنہیں اللہ تعالیٰ نے مالی فراخی عطا فرمائی ہے وہ شکرانے کے طور پر اپنی استطاعت کے مطابق ضرور اس بابرکت تحریک میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔ جزاکم اللہ

مکرم حافظ فرید احمد خالد صاحب نیشنل سیکرٹری دعوت الی اللہ

جماعت میونخ جرمنی کا دعوت الی اللہ کا پروگرام

اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے جماعت احمدیہ میونخ کو سال نو کے آغاز میں ہی جرمنی کے شہر میونخ صوبہ بائرن میں مرکزی شعبہ دعوت الی اللہ جماعت احمدیہ جرمنی کے پلان کے مطابق دعوت الی اللہ کے میدان میں خدمت کی توفیق ملی۔ اس ضمن میں میونخ شہر کے Underground Trains کے (U-Bahn) میں 16 جنوری تا 15 فروری 2012 تک Plakat Aktion ترتیب دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے مذکورہ وقت سے قبل ہی ماہ جنوری کے آغاز سے Underground Trains (U-Bahn) میں یہ Plaket نصب ہوگئے تھے۔

میونخ اور اس کے 50KM کے اطراف میں موجود تمام اخباری نمائندگان، ریڈیو سٹیشن اور TV چینلز کے متعلق معلومات اکٹھی کرکے ایک فائل ترتیب دی گئی اور اس فائل کی کاپیاں تمام ممبران کمیٹی تک پہنچائی گئیں تاکہ رابطہ کرنے میں آسانی رہے۔ میڈیا کو دعوت دینے کیلئے E- Mail اور ٹیلیفون کے ساتھ بذریعہ ڈاک ایک مکمل دستاویز بھی بھجوائی گئی۔ جس میں مقامی جماعت کی طرف سے دعوت نامہ، مرکزی Press Release اور کتابچہ Islam Gehört zum Deutschland اور مکرم نیشنل امیر صاحب کی طرف سے سال نو کی مبارکباد کا کارڈ شامل تھے۔ اس ڈاک کے ارسال کرنے کے تین روز بعد تمام احباب سے ٹیلی فون پر رابطہ کیا گیا۔ جس کا فیڈ بیک کافی مثبت رہا۔

پریس کانفرنس

اللہ تعالیٰ کے خاص فضل اور رحم سے مورخہ 17 جنوری 2012ء کو نیشنل شعبہ دعوت الی اللہ جرمنی سے مشورہ کے بعد ایک پریس کانفرنس کا اہتمام کیا گیا اس پریس کانفرنس کیلئے ایک ہال شہر کے عین وسط یعنی میونخ شہر کے مین ریلوے سٹیشن میں لیا گیا تھا۔ چونکہ ہماری Plaket Aktion شہر بھر کی Underground Trains (U-Bhan) میں تھی اس لئے مین ریلوے سٹیشن مناسب مقام تھا وہاں محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ ہال ملا۔ اس ہال کو جماعتی پوسٹروں اور بینرز سے سجایا گیا۔

اس پریس کانفرس کا آغاز قائد مجلس میونخ مکرم عمران وحید صاحب کی Presentation سے شروع ہوا جس میں اُنہوں نے جماعت احمدیہ اور جماعت میونخ کی تاریخ پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد میڈیا کے سامنے مرکزی Press Release پڑھ کر سنائی گئی جس کے بعد سوال و جواب کی مجلس ہوئی۔ میڈیا کا ردعمل کافی مثبت رہا۔ اس پریس کانفرنس کا دورانیہ تقریباً ایک گھنٹہ رہا۔

دینی مجالس

پلان کے مطابق اس نمائش کے دنوں میں دو دینی مجالس منعقد کروانی بھی مقصود تھیں اور اللہ تعالیٰ کے خاص فضل وکرم سے جماعت میونخ کو دونوں دینی مجالس کروانے کی توفیق ملی۔

پہلی دینی مجالس 17 جنوری 2012ء کو پریس کانفرنس کے معاً بعد ہی اُسی ہال میں کی گئی۔ مجلس سے قبل 2300 دعوت نامے تقسیم کئے گئے۔

اس مجلس کا آغاز جماعت احمدیہ کے مختصر تعارف سے ہوا اس کے بعد قرآن کریم کی تلاوت اور جرمن ترجمہ پیش کیا گیا اور محترم منان حق صاحب نے امن کے موضوع پر ایک تقریر پیش کی۔ آخر میں حاضرین کو سوالوں کا موقع دیا گیا جن کے جوابات محترم مربی سلسلہ مکرم محمد احمد راشد صاحب اور محترم منان حق صاحب نے دیئے۔ اس پروگرام کا دورانیہ ایک گھنٹہ اور بیس منٹ رہا نیز اس پروگرام کے آخر میں ریفریشمنٹ کا بھی انتظام تھا۔

دوسری دینی مجلس مورخہ 9 فروری کو مغربی میونخ میں کی گئی جس کا عنوان تھا Die Frau im (-) (دین حق میں عورت کا مقام) اس مجلس کی تیاری کا انتظام مقامی صدر صاحبہ لجنہ جماعت میونخ کو سونپی گئی۔ اس مجلس سے قبل بڑی تعداد میں دعوت نامے تقسیم کئے گئے اور اس پروگرام کی ایک خبر اخبار میں بھی شائع کی گئی۔ اس مجلس میں کافی تعداد میں مقامی افراد کے ساتھ ساتھ مجلس میونخ کی لجنہ نے بھی شرکت کی۔ اس مجلس میں مہمانوں کی طرف سے کافی مثبت سوالات کئے گئے جن کے جوابات محترم محمد احمد راشد صاحب اور لجنہ اماء اللہ جماعت میونخ کی طرف سے دیئے گئے۔ اس مجلس کا دورانیہ ایک گھنٹہ اور بیس منٹ رہا۔ اس روز موسم شدید خراب تھا اس کے باوجود کثیر تعداد میں احباب شامل ہوئے۔

جماعتی Flyers کی تقسیم

ریجن بائرن کو مرکز سے ایک بڑی تعداد میں نئے Flyers موصول ہوئے جس پر جماعت کا مختصر تعارف درج تھا۔ ان Flyers کو تقسیم کرنے کے لئے 21 اور 28 جنوری کا انتخاب کیا گیا۔ میونخ کی آبادی تقریباً 1,382 ملین ہے اس لئے مختلف مجالس کے خدام وانصار کو اس پروگرام میں شامل کیا گیا تاکہ خلیفہ وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس Plakat Aktion کے دوران زیادہ سے زیادہ لوگوں تک حقیقی دین حق کا پیغام پہنچایا جا سکے۔ اس مقصد کے لئے شہر کے پُرہجوم مقامات کا انتخاب کرکے وہاں خدام وانصار کی ڈیوٹیاں لگائی گئیں۔ سخت سردی و نامناسب حالات کے باوجود ان دنوں میں کُل 10 ہزار 400 flyers تقسیم کئے گئے جو کہ مرکز سے موصول ٹارگٹ سے بڑھ کر رہے۔ اس پروگرام کو کامیاب بنانے کیلئے جماعت میونخ کے ساتھ ساتھ ریجن کی مجلس Augsburg مجلس Neuburg، مجلس Regenburg، مجلس Frontenhausen اور مجلس Nürnberg کے خدام وانصار نے شرکت کی۔

جماعتی نمائش

اس پروگرام میں میونخ کے وسیع علاقہ میں ایک نمائش لگانی بھی مقصود تھی۔ جس کے لئے بہت زیادہ کوشش کی گئی اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے میونخ شہر کے er Kultur Zenturem Trudring میں مورخہ 20 تا 27 جنوری دین حق کے موضوع پر نمائش لگانے کی توفیق ملی۔ اس نمائش کے لئے پوسٹرز، بینرز اور دیگر مواد مرکزی شعبہ دعوت الی اللہ سے موصول ہوا۔ نمائش سے قبل اس کے دعوت نامے تقسیم کئے گئے اسی طرح اس کے بڑے پوسٹر بھی نصب کئے گئے۔ اس نمائش کو مقامی افراد کی کثیر تعداد نے دیکھا۔ مہمانوں نے اپنے تاثرات Geustbook میں درج کئے۔

اس پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے اور جماعت کا پیغام اعلیٰ سیاسی عہدیدران تک پہنچانے کے لئے ایک مکمل دستاویز کی شکل میں، اس علاقہ سے منتخب ہونے والے صوبائی اسمبلی، قومی اسمبلی اور یورپی یونین کے ممبران کو، خطوط ارسال کئے گئے۔ اس کے علاوہ Neufahrn کے علاقہ کے میئر جناب Rainer Schnlider کو بھی اس پروجیکٹ سے آگاہ کیا گیا۔ اس کے ساتھ ساتھ میونخ کے میئر جناب Christian Ude کو بھی ایک جماعتی تعارفی خط اس پروجیکٹ کے ضمن میں لکھا گیا۔ خدا تعالیٰ کے خاص فضل سے کافی مثبت جواب موصول ہوئے اور انہوں نے ہمارے اس پروجیکٹ کو خاص طور پر Intigration کے حوالے سے جماعت کی خدمات کو سراہا۔ اس کے علاوہ میونخ شہر کے سکولوں جن میں تقریباً 35 گمنازئم اور 15 ریال سکولوں کے ڈائریکٹرز سے رابطہ کرکے وہاں دین پر نمائش لگانے کے بارے میں پوچھا گیا اور ساتھ ہی جماعت کا تعارف اور ہمارے اس پروجیکٹ کے بارہ میں بھی آگاہ کیا گیا۔

ان تمام سرگرمیوں کی Media coverage کیلئے دیگر TV، ریڈیو اور اخباری نمائندوں کے علاوہ MTA کی ٹیم کو بھی خصوصی دعوت دی گئی۔ MTA کی ٹیم نے بڑی محنت سے پہلی دینی مجلس، دعوت الی اللہ کی نمائش اور Flyers کی تقسیم کی ریکارڈنگ کی اور اس کے علاوہ شہر کے افراد سے U.Bahn میں چسپاں جماعتی پوسٹر پر اُن کی رائے کو بھی ریکارڈ کیا۔

اسی طرح میونخ شہر کی ان دعوت الی اللہ کی سرگرمیوں کی خبر یہاں کے مشہور اخبارات نے شائع کی جن میں Süd Deutsche Zeitung اس کی روزانہ تقریباً 4,18,000 ایڈیشن، Münchener Merkur جس کی ایک دن میں اوسطً 2,19,000 ایڈیشن، Der Monat کی ماہ میں 9,000 ایڈیشن اور Wochen Anzeigen München جس کی ہفتہ وار 35,000 ایڈیشن شائع ہوتی رہیں۔ اس کے علاوہ München TV نے اور Antene Bayern ریڈیو، جس کو ایک اندازے کے مطابق ایک گھنٹے میں 8,99,000 افراد سنتے ہیں، نے ان دعوت الی اللہ کی سرگرمیوں کی خبر کو نشر کیا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ پروگرام اپنے اختتام کو پہنچا۔ اللہ تعالیٰ ان تمام احباب جماعت کو جنہوں نے دن رات کی محنت سے اس پروگرام کو کامیاب بنایا بہترین جزاء عطا فرمائے۔ آمین

حضرتِ مسرور ہیں میرے حضور

”آج میرے دل نے مجھ سے پھر کہا
یاد کر پھر سے وہی عہدِ وفا“
جان و دل سے ہیں خلافت پر فدا
لاجَرم ہر ایک دل ہے کہہ رہا
حضرتِ مسرور ہیں میرے حضور
کس قدر پُرنُور ہیں میرے حضور

عامر احمدی

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع : ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

آپ لوگ جو کہنے کو تو آج بچے ہیں لیکن آپ کے چہروں میں مجھے آئندہ کے، مستقبل کے لیڈر نظر آرہے ہیں جماعت کو سنبھالنے والے وہ عہدیدار نظر آرہے ہیں جنہوں نے پہلے سے بڑھ کر جماعت کی ترقی میں کردار ادا کرنا ہے پس آپ لوگ اپنی اس اہمیت کو سمجھیں

اس چیز کو ہمیشہ اپنے ذہنوں میں رکھیں کہ آپ احمدی بچے ہیں اور آپ نے دوسروں سے مختلف ہونا ہے۔ آپ نے اپنے ہر کام میں دوسروں سے اچھا ہونا اور اپنے آپ کو اچھا ثابت کرنا ہے۔ ہر کام میں آپ نے آگے بڑھنا ہے۔ ہر احمدی بچہ جو ہے وہ سکول میں پوزیشن لینے والا ہونا چاہئے۔ پڑھائی کی طرف توجہ دینے والا ہونا چاہئے

نمازوں کی طرف توجہ دیں اپنے اخلاق کی طرف توجہ دیں قرآن کریم پڑھنے کی طرف توجہ دیں اپنی سکول کی پڑھائی کی طرف توجہ دیں

بڑوں کے ادب کی طرف توجہ دیں اور آپس میں بچے بھی ایک دوسرے سے پیار اور محبت سے رہنا سیکھیں اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے

مجلس اطفال الاحمدیہ جرمنی کے سالانہ اجتماع کے موقع پر مورخہ 16 ستمبر 2011ء کو بمقام بادکروزناخ (Bad Kreuznach) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا خطاب

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا۔

صدر صاحب خدام الاحمدیہ جرمنی کی خواہش کے مطابق مَیں آج اس وقت آپ سے مخاطب ہوں۔ جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے شاید پہلی دفعہ اطفال الاحمدیہ جرمنی سے اجتماع پہ اس طرح براہ راست مخاطب ہوں۔ بہرحال اطفال الاحمدیہ جماعت احمدیہ کی ایک ایسی تنظیم ہے جس پر مستقبل کا انحصار ہے۔ آج کے بچے کل کے نوجوان اور قوم کے راہنما ہوتے ہیں۔ پس اسی لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے جب مختلف تنظیمیں قائم فرمائیں تو خدام الاحمدیہ سے نیچے بچوں کی بھی ایک تنظیم قائم فرمائی جو اطفال الاحمدیہ کے نام سے جانی جاتی ہے۔ اس میں اطفال کے بھی دو معیار، ایک صغیر اور ایک کبیر ہیں۔ ایک سات سے دس یا بارہ سال کی عمر کے بچے اور ایک بارہ سے پندرہ سال کی عمر کے بچے اور پھر اس کے بعد آگے خدام الاحمدیہ ہے۔ پس اطفال الاحمدیہ ایک بہت اہم تنظیم ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے جب تمام تنظیمیں قائم فرمائیں تو ان کے سامنے یہ بات تھی کہ قوم کا، جماعت کا ہر بچہ، جوان، بوڑھا، عورت، مرد اس قابل ہو جائے کہ وہ جماعت کی ذمہ داریوں کو سنبھال سکے۔ جماعت کے جو مقاصد ہیں ان کو پورا کرنے والا بنے۔ بہت سارے بچے جو دس بارہ سال سے اوپر کی عمر کے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہوش میں ہیں اور جانتے ہیں کہ کیا اچھا ہے، کیا برا ہے۔ وہ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھ سکتے ہیں اور آج کل جو سکولوں میں تعلیم دی جاتی ہے اس نے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے کافی ذہنوں کو روشن کر دیا ہے۔ پس آپ وہ لوگ ہیں جنہوں نے آگے جا کے جماعت کے کام سنبھالنے ہیں۔ ابھی آپ نے نظم سنی۔ حضرت مصلح موعود نے فرمایا:

ہم تو جس طرح بنے کام کئے جاتے ہیں
آپ کے وقت میں یہ سلسلہ بدنام نہ ہو

وہ گزر گئے۔ ہمارے بزرگ چلے گئے۔ موجودہ قیادت جو ہے اس نے بھی چلے جانا ہے۔ پھر جو ترقی کرنے والی قومیں ہوتی ہیں، ترقی کرنے والی جماعتیں ہوتی ہیں وہ ایک نسل کے چلے جانے کے بعد وہیں کھڑی نہیں ہو جایا کرتیں بلکہ ان کے قدم آگے بڑھتے ہیں۔ اور وہ قدم آگے نہیں بڑھ سکتے جب تک بچے اپنی ذمہ داریاں نہیں سمجھتے، جب تک بارہ سال کی عمر کے بچے، تیرہ سال کی عمر کے بچے، دس سال کی عمر کے بچے اپنے مقصد کو نہیں سمجھتے۔

پس آپ لوگ جو کہنے کو تو آج بچے ہیں لیکن آپ کے چہروں میں مجھے آئندہ کے مستقبل کے لیڈر نظر آرہے ہیں۔ جماعت کو سنبھالنے والے وہ عہدیدار نظر آرہے ہیں جنہوں نے انشاء اللہ تعالیٰ پہلے سے بڑھ کر جماعت کی ترقی میں کردار ادا کرنا ہے۔ پس آپ لوگ اپنی اس اہمیت کو سمجھیں اور ہمیشہ یاد رکھیں کہ کوئی احمدی بچہ، کوئی احمدی طفل اس لئے پیدا نہیں کیا گیا کہ اس کی زندگی کا کوئی مقصد نہیں۔ اس کی زندگی کا ایک مقصد ہے۔ ہر انسان جو دنیا میں آتا ہے اللہ تعالیٰ نے اس کی زندگی کا ایک مقصد رکھا ہے اور سب سے بڑا مقصد یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے صحیح بندے بن کے رہو۔ اللہ تعالیٰ کی بندگی کا حق ادا کرو۔ پس آپ لوگ ابھی سے اس بات کو سمجھیں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ مستقبل میں جماعت کی ترقی کے لئے، جماعت کی قیادت کے لئے بھی، ملک کی ترقی کے لئے بھی، ملک کی قیادت کے لئے بھی اپنا کردار ادا کر سکیں گے۔

پس اس بات کو ہمیشہ یاد رکھیں۔ عموماً بچے دس بارہ سال، تیرہ سال، چودہ سال کی عمر تک جماعت سے بڑا تعلق رکھتے ہیں۔ مجالس سے تعلق رکھتے ہیں۔ اجلاسوں میں بھی آتے ہیں۔ ڈیوٹیاں بھی دیتے ہیں لیکن بہت سے ماں باپ مجھے لکھتے ہیں کہ پتا نہیں ہمارے بچے کو کیا ہوا ہے۔ پندرہ سال کی عمر کو پہنچا ہے، سولہ سال کی عمر کو پہنچا ہے۔ سکول جانے لگا ہے اور باہر کے لڑکوں سے دوستی ہونے لگی ہے تو نہ اب نمازوں کی طرف توجہ ہے، نہ مجلس کے کاموں کی طرف توجہ ہے، نہ گھر میں ماں باپ کا کہنا ماننے کی طرف توجہ ہے۔ ماں باپ کا تو جو قصور ہے وہ ہو گا ہی لیکن بچوں کو تو اس لئے بھی یہ یاد رکھنا چاہئے کہ آپ لوگ اگر ان باتوں پر عمل نہیں کریں گے تو آئندہ جماعت کی جو قیادت ہے، جماعت کی جو لیڈر شپ ہے اس کو کس طرح سنبھالیں گے۔ پس ہر بچہ جو اب بارہ سال کی عمر کو پہنچا ہوا ہے، دس سال کی عمر کو پہنچا ہوا ہے، ہوش و حواس میں ہے اس کو یہ یاد رکھنا چاہئے اور خاص طور پہ جب آپ پندرہ سال کی عمر کو پہنچتے ہیں اور خدام الاحمدیہ میں داخل ہوتے ہیں تو اس وقت یہ یاد رکھیں کہ آپ کی جو preferences ہیں، جو ترجیحات ہیں وہ بدل نہیں جاتیں۔ اب بھی آپ کا وہی کام ہے کہ جماعت کیساتھ پختہ تعلق رکھیں۔ اطفال الاحمدیہ کے ساتھ پختہ تعلق رکھیں۔ اپنے ماں باپ اور گھر والوں کیساتھ ایک ایسا تعلق رکھیں جس سے پتہ لگے کہ احمدی بچے اور غیر احمدی بچے میں یہ فرق ہے۔ بہت سارے بچے ہیں (میں تو اکثر پوچھتا رہتا ہوں) جو انٹرنیٹ اور ٹی۔وی کا استعمال بہت زیادہ کرنے لگ گئے ہیں۔ ٹی۔ وی پر کارٹون دیکھنا ہے تو اگر کوئی شریفانہ کارٹون (خیر کارٹون تو شریفانہ ہی ہوتے ہیں) آرہے ہیں تو دیکھیں لیکن ایک گھنٹہ، آدھا گھنٹہ، پونا گھنٹہ۔ کوئی تھوڑا سا معیّن وقت ہونا چاہئے۔ یہ نہیں ہے کہ ہفتہ اتوار جو چھٹی کا دن ہے اس میں صبح سے بیٹھے تو شام ہو گئی اور شام سے بیٹھے تو رات بارہ بج گئے اور ماں کہہ رہی ہے کہ آؤ بچو کھانا کھا لو لیکن کوئی پرواہ نہیں۔ یہ کام کر دو تو کوئی پرواہ نہیں۔ اور ٹی وی کے سامنے بیٹھے ہوئے دیکھتے چلے جارہے ہیں۔ ایک craze جس کو کہتے ہیں ناں انگلش میں وہ ہو گیا ہے اور دماغ ایسا بالکل ہی خراب ہو جاتا ہے کہ صبح سے شام تک یہی حال رہتا ہے۔ اسی طرح چودہ پندرہ سال کی عمر میں بچوں نے انٹرنیٹ پہ بیٹھنا شروع کر دیا ہے اور اگر انٹرنیٹ کا ماں باپ کو علم نہیں اور صحیح طرح سے بعض sites لاک نہیں کی ہوئیں تو وہ غلط جگہوں پہ بھی چلے جاتے ہیں۔ پھر ساری تربیت جو چودہ پندرہ سال تک ماں باپ نے بھی اور جماعت نے بھی اور ذیلی تنظیم نے بھی کی ہوتی ہے وہ ساری تربیت ضائع ہو جاتی ہے۔

پس ہمیشہ یاد رکھیں کہ اگر بڑے کوئی بات آپ کو کہتے ہیں تو آپ کے فائدے کے لئے، آپ کی ہمدردی کے لئے کہتے ہیں۔ آپ کے نقصان کے لئے نہیں کہتے۔ یہ نہ سمجھیں کہ اس ملک میں آزادی ہے تو ہم جو مرضی چاہے کریں۔ ہم اب چودہ سال کے، پندرہ سال کے ہو گئے ہیں، ہم پڑھے لکھے ہیں ہمارے والدین کو کیا پتا؟ ان کی تو تعلیم ہی کوئی نہیں۔ گو وہ نسل بھی اب ختم ہو رہی ہے بلکہ اکثر کے ماں باپ جو پچھلے اٹھائیس تیس سال سے یہاں رہ رہے ہیں وہ پڑھے لکھے ہی ہیں لیکن تب بھی نئی نسل کو اور نوجوانوں کو جب teenage پہ آتے ہیں تو ایک وہم ہوتا ہے کہ شاید ہم عقلمند ہیں۔ باقی سب دنیا بیوقوف ہے۔ حالانکہ بیوقوف وہ ہے جو اچھی باتوں کو سن کے اس پر عمل نہیں کرتا۔ بڑوں کی نصیحت پہ عمل نہیں کرتا۔ بڑے ہمیشہ بات کریں گے تو آپ کے فائدے کے لئے کریں گے۔ جو نئی ریسرچ ہو رہی ہے اس میں اب تو یہ ثابت شدہ بات ہو گئی ہے کہ آپ لوگ جو مستقل ٹی وی کے سامنے بیٹھے رہتے ہیں، انٹرنیٹ کے سامنے گھنٹوں بیٹھے رہتے ہیں تو اس کا نہ صرف آپ کی آنکھوں پہ اثر ہو رہا ہے بلکہ دماغ پہ بھی اثر ہو رہا ہے اور بعض لوگ تو بعض دفعہ دماغی لحاظ سے بالکل ہی مفلوج ہو جاتے ہیں۔ پس اگر بعض باتوں سے روکا جاتا ہے تو رکیں اور انٹرنیٹ پر اگر دیکھنا ہے تو کوئی فائدے کی چیز، کوئی علمی چیز اگر ہے تو وہ پروگرام دیکھیں جیسے انسائیکلو پیڈیا ہے، معلومات ہیں لیکن ہر site پہ چلے جانا یہ غلط ہے اور بچوں کو تو ویسے بھی

نہیں جانا چاہئے۔ چودہ پندرہ سال کے جو لڑکے ہیں میں ان کی بات کر رہا ہوں کہ وہ دیکھیں۔

پھر آجکل یہاں بچوں میں ایک اور بڑی بیماری ہے، ماں باپ سے مطالبہ ہوتا ہے کہ ہمیں موبائل لے کے دو۔ دس سال کی عمر کو پہنچتے ہیں تو موبائل ہمارے ہاتھ میں ہونا چاہئے۔ آپ کوئی بزنس کر رہے ہیں؟ آپ کوئی ایسا کام کر رہے ہیں جس کی منٹ منٹ کے بعد فون کرکے آپ کو معلومات لینے کی ضرورت ہے؟ پوچھو تو کہتے ہیں ہم نے اپنے ماں باپ کو فون کرنا ہوتا ہے۔ ماں باپ کو اگر فون کرنا ہوتا ہے تو ماں باپ خود پوچھ لیں گے۔ اگر ماں باپ کو آپ کے فون کی فکر نہیں ہے تو آپ کو بھی نہیں ہونی چاہئے۔ کیونکہ فون سے پھر غلط عادتیں پیدا ہوتی ہیں۔ فونوں سے بعض لوگ خود رابطے کر لیتے ہیں جو پھر بچوں کو ورغلاتے ہیں، گندی عادتیں ڈال دیتے ہیں، بیہودہ قسم کے کاموں میں ملوث کر دیتے ہیں۔ اس لئے یہ فون بھی بہت نقصان دہ چیز ہے۔ اس میں بچوں کو ہوش ہی نہیں ہوتی کہ وہ انہی کی وجہ سے غلط کاموں میں پڑ جاتے ہیں۔ اس لئے اس سے بھی بچ کے رہیں۔

ٹی وی کا پروگرام جیسا کہ مَیں نے ابھی بات کی ہے، اس میں بھی کارٹون یا بعض پروگرام جو معلوماتی ہیں وہ دیکھنے چاہئیں۔ لیکن بیہودہ اور لغو پروگرام جتنے ہیں ان سے بچنا چاہئے۔ اول تو آپ کے والدین یہاں بیٹھے ہیں جو اگر وہ سن لیں یا جو بڑے بچے ہیں وہ ویسے ہوش میں ہوتے ہیں وہ بھی دیکھ لیں کہ گھروں میں جو بیہودہ چینل ہیں ان کو تو ویسے ہی لاک کیا ہونا چاہئے، جیسے انٹرنیٹ میں ویسے ٹی۔وی پر بھی لاک ہو جاتے ہیں۔ سو یہ دیکھنے ہی نہیں چاہئیں اور کہیں غلطی سے کوئی آ بھی گیا تو فوراً اس کو بدل دینا چاہئے۔ تبھی آپ لوگ ایک احمدی بچے کا صحیح کردار ادا کر سکیں گے۔ اس کے بغیر آپ میں اور دوسرے بچوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔ دنیا کو ایک فرق نظر آنا چاہئے کہ یہ احمدی بچے ہیں۔ ان کی زندگی، ان کا رہن سہن، ان کا کردار دوسروں سے مختلف ہے۔ ان کو آداب اور اخلاق آتے ہیں۔ جب ملتے ہیں تو سلام کرتے ہیں۔ ملتے ہیں تو عاجزی سے بڑوں کے سامنے اپنا اظہار کرتے ہیں۔ بڑوں کا کہنا مانتے ہیں۔ یہ بڑی خوشی کی بات ہے۔ میں نے یہاں مختلف سکولوں کے ایک دو ہیڈ ٹیچر سے اور دوسرے ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹس کے بعض افسران سے بھی بات کی ہے، جنہوں نے مجھے بتایا کہ احمدی بچے دوسرے بچوں سے سکولوں میں مختلف ہیں۔ پڑھائی کی طرف بھی زیادہ توجہ دیتے ہیں اور ویسے بھی اخلاقی لحاظ سے بہتر ہیں۔ پس یہ جو آپ کی پہچان ہے اس پہچان کو ہمیشہ قائم رکھیں۔ اگر قائم نہیں رکھیں گے تو پھر آپ کے احمدی ہونے کا بھی کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ دنیا آپ کو دیکھتی ہے۔ آپ سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ آپ کو کوئی نہیں جانتا لیکن سکول کی ایڈمنسٹریشن جو ہے وہ اس بات پر نظر رکھ رہی ہوتی ہے کہ دیکھیں ان کے بچے کیسے ہیں؟ جب کسی اچھے بچے کو دیکھتے ہیں۔ ایسے بچے کو دیکھتے ہیں جس کے اخلاق اچھے ہیں۔ ایسے بچے کو دیکھتے ہیں جو پڑھائی میں بہت اچھا ہے، ہوشیار ہے، توجہ دے رہا ہے۔ اس کی طرف پھر ٹیچر بھی اور سکول کی انتظامیہ بھی توجہ دیتی ہے اور یہ توجہ پھر آپ کے فائدے کے لئے، آپ کی پڑھائی میں آپ کے لئے بہتر ثابت ہوتی ہے، مدد اور معاون ثابت ہوتی ہے۔ آپ کی مدد کرتی ہے۔

پس اس بات کو جو اکثر احمدی بچوں میں ہے، اس کو ہمیشہ یاد رکھیں کہ آپ نے کبھی نہیں چھوڑنا کہ آپ کا ایک کردار ہے جو سکول میں بھی آپ کو، آپ کے اساتذہ کو اور آپ کی انتظامیہ کو نظر آنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اکثر میں نے دیکھا ہے کہ لڑکے بھی پڑھائی کی طرف توجہ دیتے ہیں لیکن لڑکیوں کی تعداد زیادہ ہے۔ یاد رکھیں کہ آئندہ جماعت کی ذمہ داریاں بھی لڑکوں پہ، مردوں پہ زیادہ پڑنی ہیں اور ملک کی ذمہ داریاں بھی آپ لوگوں نے ہی ادا کرنی ہیں۔ اس لئے آپ لوگوں کو لڑکیوں سے آگے بڑھنا چاہئے۔ لڑکیاں gymnasium میں پڑھ رہی ہوتی ہیں۔ لڑکے سے پوچھیں تو جواب ہوتا ہے کہ پتہ نہیں gesamtschule میں جا رہا ہوں۔ فلاں جگہ جا رہا ہوں۔ کیوں؟ لڑکیاں کیوں ہوشیار ہیں؟ اس لئے کہ وہ گھر میں رہ کے پڑھائی کی طرف توجہ دیتی ہیں اور آپ جب چودہ سال کے ہوتے ہیں تو سمجھتے ہیں کہ ہم بڑے ہو گئے۔ اب آزاد ہو گئے ہیں۔ اب ہم اِدھر اُدھر کھیلیں گے۔ کھیلیں گے تو فٹ بال کھیلتے چلے جائیں گے۔ ٹی۔وی دیکھیں گے تو دیکھتے ہی چلے جائیں گے۔ ہر کام کو وقت دیں۔ کھیلنا ضروری ہے۔ صحت کے لئے ضروری ہے۔ فٹ بال ضرور کھیلیں، جو بھی گیم پسند ہے آپ کو وہ کھیلیں۔ یہاں جو فٹ بال کا رواج ہے اس لئے میں کہہ رہا ہوں۔ ایک گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ جو شام کا وقت ہے وہ ضرور کھیلنا چاہئے۔ سکول میں جو وقت ہے اس میں کھیلنا چاہئے۔ ٹی۔وی بھی دیکھنا چاہئے۔ اس سے معلومات بڑھتی ہیں لیکن ایسا پروگرام دیکھیں جو معلومات والا ہو۔ لیکن انٹرنیٹ پہ بیٹھے رہنا ٹھیک نہیں کہ اس میں صرف فضول باتیں ہی ہوتی ہیں۔ یا پھر بیٹھنا ہے تو اپنے بڑوں کو بتا کر بیٹھیں کہ یہ پروگرام دیکھ رہے ہیں، دیکھو کتنا اچھا پروگرام اس پر آ رہا ہے۔ اسی طرح جیسا کہ میں نے کہا ٹیلی فون وغیرہ کے مطالبے جو بچے دس سال کی عمر میں کر دیتے ہیں وہ بالکل غلط چیزیں ہیں اور ماں باپ کو بچوں کی ایسی باتیں ماننی بھی نہیں چاہئیں۔

پس آپ لوگ ہمیشہ یاد رکھیں کہ جن باتوں کی طرف میں توجہ دلا رہا ہوں ان میں اعتدال ہو۔ یا اس طرف بہت زیادہ چلے گئے یا اُس طرف چلے گئے، یہ دونوں چیزیں غلط ہیں۔ اگر اعتدال ہوگا تو آپ لوگوں کی زندگی بھی ہمیشہ اچھی طرح گزرے گی اور بڑے ہو کر آپ ایک اچھے انسان بن سکیں گے۔ وہ انسان بن سکیں گے جن کی جماعت کو ضرورت ہے۔ پس اس چیز کو ہمیشہ اپنے ذہنوں میں رکھیں کہ آپ احمدی بچے ہیں اور آپ نے دوسروں سے مختلف ہونا ہے۔ آپ نے اپنے ہر کام میں دوسروں سے اچھا ہونا اور اپنے آپ کو اچھا ثابت کرنا ہے۔ ہر کام میں آپ نے آگے بڑھنا ہے۔ ہر احمدی بچہ جو ہے وہ سکول میں پوزیشن لینے والا ہونا چاہئے۔ پڑھائی کی طرف توجہ دینے والا ہونا چاہئے۔ یہ نہیں کہ بعض گھر کے مسائل ہیں یا کسی وجہ سے پریشانی ہے تو آپ پڑھائی کی طرف سے توجہ چھوڑ دیں۔ آپ اپنے کام سے کام رکھیں اور پڑھائی کی طرف توجہ دیتے چلے جائیں۔

پھر ایک بیماری جس کا بچپن میں احساس نہیں ہوتا اور مذاق مذاق میں انسان بچپن میں بھی کر رہا ہوتا ہے۔ بعض بڑے لوگ بھی احتیاط نہیں کرتے تو ان کی دیکھا دیکھی کر جاتا ہے، وہ جھوٹ کی بیماری ہے۔ غلط بات کرنے کی بیماری ہے۔ اپنی طرف سے مذاق کر رہے ہوتے ہیں کہ جی میں نے یہ بات کہہ دی حالانکہ وہ بات اس طرح نہیں ہوتی۔ اسی طرح پھر جھوٹ کی عادت پڑتی ہے۔ پس ہلکا سا بھی جھوٹ ایک احمدی بچے میں نہیں ہونا چاہئے۔

پھر جیسا کہ پہلے بھی مَیں نے کہا کہ والدین کی عزت بہت اہم بات ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا حکم دیا ہے کہ والدین کی عزت کرو۔ ان سے احسان کا سلوک کرو۔ ان کے لئے دعا کا حکم ہے کہ جس طرح وہ بچپن میں میری پرورش کرتے رہے، میری خاطر تکلیفیں برداشت کرتے رہے اور اب تک کر رہے ہیں۔ آپ کے ماں باپ جو کما رہے ہیں اس کو آپ پر خرچ بھی کر رہے ہیں، آپ کی تعلیم پر خرچ کر رہے ہیں۔ آپ کے کپڑوں پر خرچ کر رہے ہیں۔ اس کا ایک بچے کو شکر گزار ہونا چاہئے۔ دس گیارہ سال کی عمر ہوش وحواس کی عمر ہوتی ہے۔ اور پندرہ سال کا جو طفل ہوتا ہے، چودہ سال کا جو طفل ہوتا ہے اس کو تو بہت اچھی طرح علم ہونا چاہئے کہ ماں باپ کا یہ میرے پہ احسان ہے کہ وہ میرے اخراجات بھی پورے کر رہے ہیں۔ میرے خرچ پورے کر رہے ہیں۔ میری پڑھائی پہ توجہ دے رہے ہیں۔ سکولوں کی فیسیں ادا کر رہے ہیں۔ بسوں میں جانے کے لئے کرایہ ادا کر رہے ہیں۔ اس کی وجہ سے آپ ان کے شکر گزار ہوں اور اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ یہ والدین کا احسان ہے۔

آنحضورؐ نے فرمایا کہ تم اس کا بدلہ کبھی نہیں اتار سکتے۔ لیکن اس کے بدلے میں تمہارا ابھی ان سے ایک اچھا اور احسان کا تعلق ہونا چاہئے اور ہمیشہ ان کے لئے دعا مانگو کہ اے اللہ تعالیٰ جس طرح وہ مجھ پر رحم کرتے ہیں تو بھی ان پر ہمیشہ رحم کرتا رہ۔ یہ عادت پڑے گی تو آپ لوگوں کے دلوں میں والدین کی عزت بھی قائم ہو گی اور پھر آپ دیکھیں گے کہ اللہ تعالیٰ بھی اس بات پہ خوش ہوگا اور آپ لوگ اللہ تعالیٰ کی خوشی کی وجہ سے انشاء اللہ اور بہتر انسان بن سکیں گے۔

پھر ایک اہم بات یہ ہے کہ اطفال الاحمدیہ کی عمر سات سال سے لے کے پندرہ سال کی عمر ہے۔ سات سال کی عمر سے لے کے دس سال کی عمر تک بچے کو نماز پڑھنے کا حکم ہے۔ اس کی عادت ڈالنی چاہئے۔ اور بچوں کو خود عادت ہونی چاہئے کہ ہم نے نمازیں پڑھنی ہیں اور پھر یہاں تک حکم ہے کہ دس سال کے بعد تھوڑی سی سختی بھی کرو تو دس سال، بارہ سال کی عمر میں اگر ماں باپ آپ کو کہتے ہیں کہ بچے نماز پڑھو اور سختی بھی کرتے ہیں تو آپ لوگوں کو برا نہیں ماننا چاہئے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ اسی عمر میں اگر نمازوں کی عادت پڑ گئی تو آئندہ ہمیشہ نمازوں کی عادت پکی رہے گی۔ آپ دیکھ لیں کہ جتنے نمازیں پڑھنے والے لوگ ہیں، جن کو پانچ وقت نماز پڑھنے کی عادت ہے ان میں سے اکثریت وہی ہیں جن کو بچپن میں نمازیں پڑھنے کا شوق تھا۔ جو بچپن میں اچھے ماحول میں رہے اور جب جوانی میں قدم رکھا تب بھی اچھے ماحول میں قدم رکھا۔

بعض لوگ بچپن میں جیسا کہ میں نے کہا اچھے ماحول میں ہوتے ہیں۔ جماعت کی خدمت بھی کرتے ہیں۔ اطفال الاحمدیہ کے اجلاسوں میں بھی آتے ہیں۔ (-) میں بھی آتے ہیں لیکن جہاں چودہ پندرہ سال کے ہوتے ہیں تو سمجھتے ہیں کہ ہم آزاد ہو گئے۔ لیکن اکثریت ایسی ہے جن کو نمازیں پڑھنے کی عادت ہوتی ہے۔ وہ پھر ہمیشہ چلتی ہے اور جو بچپن میں توجہ نہیں دیتے وہ بڑے ہو کے بھی توجہ نہیں دیتے اور نماز جو ہے ایک (-) پر فرض ہے اور مردوں پر تو (-) میں جا کر پڑھنا بہت زیادہ فرض ہے۔ پس اطفال الاحمدیہ کو جو دس بارہ سال کی عمر کے ہیں یا اس سے اوپر، ان کو تو جہاں تک ہو سکے اپنے والدین کے ساتھ اپنے نماز سنٹر میں جا کے نمازیں پڑھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

پھر ایک بہت اہم چیز یہ ہے کہ قرآن کریم پڑھنا۔ بہت سارے بچے خواہش کرتے ہیں اور میرے سے آمین بھی کروا لیتے ہیں۔ چھ سات آٹھ سال نو سال کی عمر تک آمین ہو جاتی ہے بلکہ بعض پانچ سال کی عمر میں قرآن شریف پڑھ لیتے ہیں لیکن یہاں کچھ والدین بھی بیٹھے ہیں میں ان

باقی صفحہ 6 پر

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی کتاب "ہومیو پیتھی یعنی علاج بالمثل" سے ماخوذ

سوال و جواب کی شکل میں چند اہم ہومیو نکات

ہومیو ڈاکٹر محمد اسلم سجاد صاحب

اس مضمون میں شامل علمی و فنی اور تکنیکی ہومیو نکات کے سوال خود بنائے گئے ہیں اور جوابات حضور رحمہ اللہ کی کتاب سے لئے گئے ہیں۔

مروجہ میڈیکل ٹیسٹس

سوال: ہومیو پیتھک علاج کے دوران، بعض کیسوں میں ایلو پیتھک طریق علاج میں مروج میڈیکل ٹیسٹس کی کیا اہمیت ہے؟

جواب: "فاسفورس کے مرکبات ان مریضوں میں مفید ثابت ہوتے ہیں جن کا خون پتلا ہو اور بہت جلد بہنے کا رجحان رکھتا ہو۔ ہیموفیلیا (Haemophilia) کے مریضوں میں بھی یہ تینوں مفید ہیں یعنی فاسفورس، ایسڈ فاس اور فیرم فاس۔ فاسفورس ہومیو پیتھک دوا کی شکل میں خون کو گاڑھا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے لیکن اگر یہ خون کو بہت گاڑھا کردے تو مضر نتائج بھی ظاہر ہوسکتے ہیں اور دل کے حملہ کا خطرہ پیدا ہوجاتا ہے۔ اس لیے فاسفورس کو لمبے عرصہ تک آنکھیں بند کرکے استعمال کرتے رہنا مناسب نہیں۔ فاسفورس، ایسڈ فاس اور فیرم فاس استعمال کرنے والوں کا دو تین ماہ کے بعد خون کا ٹیسٹ ہونا چاہئے۔ خون صرف اس حد تک گاڑھا ہونا چاہئے جو جریان خون کے رجحان کو ختم کردے۔ اس کے بعد ان دواؤں کا استعمال روک دینا چاہئے۔ دوبارہ خون پتلا ہونے کا رجحان ہو تو پھر شروع کروادیں"۔ (ص384,383)

نزلہ کا آنکھوں پر اثر

سوال: مشاہدہ ہے کہ ابتدائے نزلہ میں بالعموم کھانسی نہیں ہوتی۔ نزلہ شروع ہوجائے تو رات کو کھانسی کا آغاز ہوجاتا ہے۔ اس کی کیا حقیقت ہے؟

جواب: "ہر وہ نزلہ جو آغاز سے ہی آنکھوں پر حملہ کرے اور اس کا پانی آنکھوں میں جلن اور سرخی پیدا کردے اس نزلہ میں یوفریزیا مفید ہے۔ دن بھر جب تک آنکھوں سے پانی بہتا رہتا ہے اور آنکھیں سرخ رہتی ہیں اس وقت تک کھانسی نہیں ہوتی۔ گلے میں کوئی جلن اور خارش بھی محسوس نہیں ہوتی لیکن جب مریض رات کو بستر پر لیٹتا ہے تو آنکھوں سے بہنے والا پانی گلے میں اندر گرنے لگتا ہے اور اس کی وجہ سے سانس کی نالی زخمی ہوجاتی ہے اور پھر کھانسی شروع ہوجاتی ہے۔ آغاز میں یہ کھانسی محض رات تک ہی محدود رہتی ہے۔ لیکن کچھ عرصہ کے بعد جلن اور خراش کے نتیجہ میں گلے میں زخم بن جاتے ہیں اور کھانسی لمبی چل جاتی ہے اور دن کے وقت بھی ہوتی رہتی ہے"۔ (ص375)

ڈینگو فیور

سوال: ڈینگو فیور کیا ہوتا ہے؟ یوپیٹوریم پر فولیٹم کے استعمال سے ڈینگو فیور (Dango Fever) سے شفا ہوجائے تو کیا دوبارہ ڈینگو فیور ہوجانے کا خطرہ باقی رہتا ہے؟ اگر نہیں تو کیوں؟

جواب: "ایک چھوٹا سا مچھر کی قسم کا کیڑا جسے کتری کہا جاتا ہے اور عموماً خشک پہاڑی علاقوں میں ملتا ہے۔ اس کے کاٹنے سے جو بخار ہو، اسے ڈینگو فیور یا کمر توڑ بخار کہتے ہیں۔ اس بخار کے علاج میں کامیابی سے استعمال ہونے والی (یوپیٹوریم پرفولیٹم) نہایت اعلیٰ پایہ کی دوا ہے۔ اس کی خاص علامت یہ ہے کہ ہڈیوں اور کمر میں سخت درد ہوتا ہے جو ناقابل بیان اور ناقابل برداشت ہوتا ہے۔ یوپیٹوریم اس بخار کی تکلیف میں بہت کمی پیدا کردیتا ہے مگر مکمل شفا نہیں دے سکتا کیونکہ یہ بخار ہر صورت میں اپنا سات دن کا چکر پورا کرکے رہتا ہے۔ اس کے بعد شفا ہونے کی صورت میں جسم کا اندرونی دفاع اس کے خلاف مکمل طور پر بیدار ہوچکا ہوتا ہے اور پھر اس مریض کو دوبارہ کبھی ڈینگو فیور نہیں ہوتا"۔ (ص371)

ڈلکامارا کی تیاری

سوال: ڈلکامارا دوا جس پودے سے تیار کی جاتی ہے اس پودے کو Bitter Sweet کہا جاتا ہے یعنی ایسا میٹھا جو کڑوا ہو۔ اس کی کیا وجہ ہے؟

جواب: ڈلکامارا ایک ایسے پودے سے تیار کی جانے والی دوا ہے جو یورپ اور امریکہ میں بکثرت پایا جاتا ہے۔ اس درخت ...... کے تنے اور جڑ کو چبایا جائے تو پہلے مزہ کڑوا محسوس ہوتا ہے پھر میٹھا۔ اسی وجہ سے اسے Bitter Sweet کہا جاتا ہے۔ (ص363)

سانس بند ہونا

سوال: بعض دفعہ بغیر کسی جھٹکے کے سانس بند ہونے کی تکلیف سے آنکھ کھل جاتی ہے۔ اس کی کیا وجہ ہوتی ہے؟

جواب: "بسا اوقات بغیر کسی جھٹکے کے سانس بند ہونے کی تکلیف سے آنکھ کھلتی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ نظام تنفس متاثر ہوا ہے جو خودکار طریقے سے سانس جاری رکھتا ہے۔ سونے پر سانس کی رفتار میں مسلسل کمی آنی شروع ہوجائے تو مجبوراً ایسے مریض کو کبھی کبھی جگاتے رہنا چاہئے ورنہ وہ سوتے سوتے ہی ختم ہوسکتا ہے"۔ (ص352)

ڈیجی ٹیلس کا غلط استعمال

سوال: ڈاکٹر کینٹ تسلیم کرتے ہیں کہ ڈیجی ٹیلس کے غلط استعمال سے موت کے سامان زیادہ ہوئے ہیں اور زندگیاں کم بچائی گئی ہیں کہ یہ دوا صرف وقتی فائدہ دیتی ہے اور دل کے عضلات کی طاقت ختم کردیتی ہے اور تمام اعصابی ریشوں کو ناکارہ کردیتی ہے۔ اس تبصرہ کے بعد کیا ڈیجی ٹیلس کا استعمال کالعدم نہیں ہوجانا چاہئے؟

جواب: "یہ تبصرہ (ڈیجی ٹیلس کے) ہومیو پیتھک طریقہ استعمال پر ہرگز اطلاق نہیں پاتا۔ کئی ہومیو پیتھ ڈاکٹر کینٹ کے اس تبصرے کو نہ سمجھنے کی وجہ سے اس دوا کے استعمال سے خائف رہتے ہیں حالانکہ ...... (ڈاکٹر کینٹ) کا حملہ اس کے ایلو پیتھک استعمال پر ہے نہ کہ ہومیو پیتھک طریق استعمال پر" (ص350)

سانپ کا زہر

سوال: کیا ہر سانپ کا زہر خون جمانے کا میلان رکھتا ہے؟

جواب: "(نہیں)۔ بعض سانپوں کا زہر خون جماتا نہیں بلکہ پتلا کردیتا ہے۔ یہ زہر خون سے زیادہ اعصاب اور نروس سسٹم (Nervous System) پر حملہ آور ہوتا ہے" (ص332)

سوزش رحم

سوال: عورتوں میں رحم کے منہ پر سوزش ہو، مختلف دوائیں دی جارہی ہوں تو کیا کونیم بھی ساتھ دینے کا کوئی نقصان تو نہیں۔ جبکہ کونیم مماثل دوا نہ ہونے کا بھی امکان ہو؟

جواب: بسا اوقات عورتوں میں رحم نیچے گرنے کا احساس ہوتا ہے اور بوجھل پن نمایاں ہوتا ہے۔ خاوند کی وفات یا علیحدگی کے غم کے نتیجہ میں رحم میں فالجی علامات پیدا ہوجائیں جو آہستہ آہستہ بڑھیں۔ جلد کے سن ہونے کا احساس بھی ہو اور ہاتھ پاؤں کا سونا اور چکر بھی پائے جائیں تو کونیم ضروری دوا ہے۔ اس کے نتیجہ میں رحم کے منہ پر سوزش ہو تو اس میں بھی کونیم مؤثر ثابت ہوگی۔ اگر کونیم دوا نہ بھی ہو تو اس کے شروع کروانے کے لیے جبکہ دوسری دوائیں بھی دی جائیں، نقصان کوئی نہیں"۔ (ص328)

نیند اڑ جانا

سوال: غم کے نتیجہ میں نیند اڑ جائے تو اس کے لیے کیا کافیا کروڈا مفید ثابت ہوسکتی ہے؟

جواب: کافیا کی علامات غم کی بجائے خوشی کے جذبات سے پیدا ہوتی ہیں یعنی اچانک خوشی کی خبر ملنے سے جذبات میں جو ہیجان پیدا ہوتا ہے وہ کافیا کی علامت ہے۔ غم کے نتیجہ میں نیند اڑ جائے تو اس کے لیے بالکل اور نوعیت کی دوائیں ہیں"۔ (ص315)

اعصابی نظام میں کمزوری

سوال: لمبا عرصہ قریبی عزیزوں کی تیمارداری سے کمزوری پیدا ہونے کا بہترین علاج کاکولس کو بتایا جاتا ہے۔ مگر دائیوں اور نرسوں میں عموماً یہ دوا کام نہیں کرتی۔ کیوں؟

جواب: "اعصابی نظام میں کمزوری پیدا ہونے کی وجہ سے جسم اور دماغ کی چستی ختم ہوجاتی ہے۔ مریض کو تھکاوٹ اور کمزوری محسوس ہوتی ہے۔ بعد میں یہ کمزوری فالج میں تبدیل ہوجاتی ہے۔ اس کیفیت میں عموماً وہ لوگ مبتلا ہوتے ہیں جنہوں نے لمبا عرصہ اپنے قریبی عزیزوں کی تیمارداری کی ہو۔ رات دن مسلسل جاگنا پڑا ہو اور فکر اور پریشانی دامنگیر رہی ہو۔ اس کے نتیجہ میں جو

کمزوری پیدا ہوتی ہے اس کا بہترین علاج کاکولس ہے۔ عام طور پر دائیوں اور نرسوں کو ایسی کمزوری لاحق نہیں ہوتی کیونکہ وہ تیمارداری کو بطور پیشہ کرتی ہیں۔ مریض سے ان کا ذاتی قلبی تعلق نہیں ہوتا۔ ان کی جسمانی تھکاوٹ اعصابی دباؤ میں تبدیل نہیں ہوتی''۔ (ص309)

بے چینی

سوال: سسٹس کے مریض میں بعض دفعہ بے چینی سی اور کچھ رینگنے اور چیونٹیاں چلنے کا احساس ہوتا ہے۔ جس سے مریض کے دل کو بھی سخت گھبراہٹ ہوتی ہے۔ اس کی وجہ کیا ہے؟

جواب: ''سسٹس میں بسا اوقات جلد کے اوپر خارش کی علامتیں نہیں ملتیں بلکہ جلد کے اندر دب جاتی ہیں۔ اس لیے جلد میں بے چینی سی اور کچھ رینگنے اور چیونٹیاں چلنے کا احساس ہوتا ہے۔ اس سے مریض کے دل کو بھی سخت گھبراہٹ ہوتی ہے اور وہ بار بار دل پر ہاتھ مارتا رہتا ہے۔ زیادہ خارش کرنے سے یہ دبا ہوا مرض جلد پر آتا ہے اور چھالے بن جاتے ہیں جنہیں چھیلنے سے خون بہنے لگتا ہے''۔ (ص304)

خوراک سے نفرت

سوال: چائنا کے مریض کو خوراک سے نفرت ہوجاتی ہے۔ کیوں؟

جواب: ''چائنا کے مریض کے .... دانت ہلنے لگتے ہیں اور چباتے ہوئے سخت درد محسوس ہوتا ہے گویا دانت لمبے ہوگئے ہیں۔ منہ کا مزا کڑوا اور خوراک بھی کڑوی یا ضرورت سے زیادہ نمکین لگتی ہے۔ جس کی وجہ سے مریض خوراک سے نفرت کرتا ہے''۔ (ص301)

ایک سے زائد دواؤں کی ضرورت

سوال: بعض دفعہ ایک دوا شفایابی کے لیے کافی نہیں ہوتی۔ مزید دواؤں کی ضرورت بھی پڑتی ہے۔ ایسا کیوں ہے؟

جواب: ''ہر دوا کا ایک آدمی کے مزاج سے سو فیصد مطابق ہونا ضروری نہیں۔ انسانی جسم بہت ہی وسیع اور بہت پیچیدہ نظام رکھتا ہے اس لیے بعض دفعہ ایک دوا کے بعد اور دواؤں کی ضرورت بھی پڑتی ہے''۔ (ص270)

جنون کی وجہ

سوال: دیکھا گیا ہے کہ جب مریض پر کوئی جنون سوار ہو تو مماثل ترین دوا بھی فائدہ نہیں دیتی۔ ایسا کیوں ہے؟

جواب: ''یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کرلینی چاہئے کہ مریض پر کوئی جنون سوار ہو تو جب تک وہ ٹھیک نہیں ہوگا۔ اس وقت تک عام دواؤں کو جو فائدہ دینا چاہیے وہ نہیں دیتیں کیونکہ سارے جسم کی توجہ ایک خاص طرف ہی رہتی ہے۔ انسانی ردعمل توجہ کو چاہتا ہے''۔ (ص270,269)

لاشعوری فضلہ

سوال: بعض اوقات فضلہ گٹھلیوں کی صورت میں لاشعوری طور پر خارج ہوتا رہتا ہے۔ اس کی وجہ کیا ہوسکتی ہے؟

جواب: ''کاسٹیکم میں یہ علامت نمایاں ہے کہ اگر انتڑیوں میں خصوصاً بڑی آنت کے آخری حصہ (Rectum) میں فالج ہو رہا ہو تو اجابت غیر شعوری طور پر ہوتی رہتی ہے کیونکہ وہاں فضلہ جمع ہو کر گٹھلیاں سی بن جاتی ہیں۔ اس لیے چلتے پھرتے وہی گٹھلیاں لاشعوری طور پر نکلتی رہتی ہیں''۔ (ص265)

بدبودار سانس

سوال: کاربالک ایسڈ کے مریض کے سانس میں بدبو کیوں پیدا ہوجاتی ہے؟

جواب: ''کاربالک ایسڈ کے مریض کے منہ کا ذائقہ بگڑ جاتا ہے۔ پیاس مٹ جاتی ہے، بھوک کم ہو جاتی ہے۔ کبھی شدید قبض اور کبھی بہت اسہال لگ جاتے ہیں۔

اسہال بہت بدبودار ہوتے ہیں۔ اگر قبض ہو تو سانس سے بھی بدبو آتی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اس دوا میں بہت تعفن کا مادہ پایا جاتا ہے۔ قبض کے دوران جو متعفن مادہ باہر نہیں نکل سکتا وہ انتڑیوں کو جھلیوں کے راستے خون میں جذب ہو کر پھیپھڑوں تک پہنچتا ہے اور سانس میں بدبو پیدا کرتا ہے''۔

(ص250)

تیزاب کی کمی سے تیزابیت

سوال: کہا جاتا ہے کہ کاربوویج کے مریض کے معدے میں تیزابیت کی زیادتی معدے کے قدرتی تیزاب یعنی ہائیڈروکلورک ایسڈ (نمک کا تیزاب) کے زیادہ پیدا ہونے سے نہیں بلکہ اس کی کمی سے پیدا ہوتی ہے۔ ایسا کیونکر ممکن ہوتا ہے؟

جواب: ''کاربوویج کے مریض کے معدے میں تیزابیت کی زیادتی ہائیڈروکلورک ایسڈ یعنی نمک کے تیزاب کے زیادہ پیدا ہونے سے نہیں ہوتی بلکہ اس کے برعکس اکثر اس کی کمی کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ جب معدے کا قدرتی تیزاب کم ہو تو کھانا اندر گلتا سڑتا رہتا ہے اور اس کے نتیجہ میں فاسد تیزاب پیدا ہونے لگتے ہیں۔ ان تیزابوں کی زیادتی نظام ہضم پر قیامت ڈھا دیتی ہے''۔

(ص244)

مٹاپا کم ہونے کی توقع

سوال: بعض خواتین کے مٹاپے کا تعلق گریفائٹس سے جوڑا جاتا ہے۔ ایسا کیوں کر ممکن ہے؟

جواب: گریفائٹس کی علامات رکھنے والی عورتوں میں حیض عموماً کم ہوتا ہے اور صرف دو تین دن خون جاری رہتا ہے۔ خون کی مقدار بھی کم ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے ایسی خواتین کا جسم فربہی کی طرف مائل ہوجاتا ہے۔ غالباً اسی وجہ سے گریفائٹس کا تعلق مٹاپے سے باندھا جاتا ہے۔ اگر ماہانہ نظام ٹھیک ہوجائے تو اس کے نتیجہ میں مٹاپا کم ہونے کی توقع کی جاسکتی ہے''۔ (ص:407)

بقیہ صفحہ 4 - خطاب حضور انور

سے بھی کہوں گا کہ وہ اس کے بعد بچوں کو قرآن شریف پڑھانے پہ توجہ نہیں دیتے۔ تو والدین بھی توجہ دیں اور **جو بچے دس گیارہ سال کی عمر میں ہیں بلکہ نو سال کی عمر کے بھی، جب قرآن شریف ختم کر لیا ہے تو خود بھی روزانہ چاہے آدھا رکوع ہی پڑھیں، قرآن کریم پڑھنے کی عادت ڈالیں۔** قرآن کریم پڑھنے کی عادت ہوگی تو پھر آہستہ آہستہ اس کو سمجھنے کی بھی آپ کو عادت پڑے گی۔ اور جب وہ قرآن شریف کو سمجھیں گے تو پھر آپ کو پتا لگے گا کہ ایک احمدی (-) بچے کی کیا ذمہ داریاں ہیں جن کو اس نے ادا کرنا ہے تا کہ پھر وہ دین کی بھی صحیح طرح خدمت کر سکے اور معاشرے کے حق بھی ادا کر سکے اور اللہ تعالیٰ کے حق بھی ادا کر سکے، اپنی حکومت کے حق بھی ادا کر سکے، اپنے بڑوں کے حق بھی ادا کر سکے، اپنے ساتھیوں کے حق بھی ادا کر سکے۔ پس یہ قرآن کریم پڑھنا بہت ضروری ہے اور **جو تیرہ چودہ سال کے بچے ہیں ان کو کوشش کرنی چاہئے کہ ترجمے سے قرآن کریم پڑھنا شروع کردیں۔** ابھی سے ہی یہ بات آپ میں پیدا ہوجائے گی تو انشاء اللہ تعالیٰ آپ بڑے ہو کر وہ انسان بن سکیں گے جن کے بارے میں کہا جاسکتا ہے کہ ان میں ایسی صلاحیتیں پیدا ہوگئی ہیں کہ یہ اب انشاء اللہ تعالیٰ جماعت کی ترقی میں اہم کردار ادا کرنے والے ہیں اور اس ترقی کا حصہ بنیں گے جو اللہ تعالیٰ نے جماعت کے لئے مقدر کی ہے۔ پس آپ لوگ ہمیشہ ان باتوں کو یاد رکھیں۔ نمازوں کی طرف توجہ دیں۔ اپنے اخلاق کی طرف توجہ دیں۔ قرآن کریم پڑھنے کی طرف توجہ دیں۔ اپنی سکول کی پڑھائی کی طرف توجہ دیں۔ بڑوں کے ادب کی طرف توجہ دیں۔ اور آپس میں بچے بھی ایک دوسرے سے پیار اور محبت سے رہنا سیکھیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

اب دعا کرلیں۔

دوسروں کی ہمدردی ثواب کا کام ہے

حضرت مسیح موعودفرماتے ہیں۔

انسان کی ہمدردی میرا فرض ہے اور جھوٹ اور شرک اور ظلم اور ہر ایک بدعملی اور ناانصافی اور بداخلاقی سے بیزاری میرا اصول۔

(اربعین نمبر 1 روحانی خزائن جلد 17 ص 344)

حضرت مسیح موعود کی ہمدردی عامہ کا سب سے بڑا اور عام مظاہرہ یہ تھا کہ آپ اللہ تعالیٰ سے ہر شخص کے لئے جو آپ کو لکھتا دعا کرتے اور ان دعاؤں کے متعلق آپ کا جو معمول تھا وہ حیرت انگیز تھا۔ چنانچہ حضور نے ایک مجلس میں بعض لوگوں کے سوالات کا جواب دیتے ہوئے فرمایا۔

''جو خط آتا ہے میں اسے پڑھ کر اس وقت تک ہاتھ سے نہیں دیتا جب تک دعا نہ کرلوں کہ شاید موقع نہ ملے یا یاد نہ رہے''۔

حضور نے بارہا فرمایا کہ

''جو منگے سو مر رہے''۔

یعنی حالت دعا کو پیدا کرنے کے لئے موت کو اپنے اوپر وارد کرنا ہوتا ہے پس جو دوسروں کے لئے ہمدردی اور دعاؤں کا اس قدر جذبہ رکھتا ہے اس کی ہمدردی کا نقشہ دکھانا قطعاً ناممکن ہے۔

حضرت مسیح موعود کی ہمدردی تمام خلق اللہ سے تھی لکھتے ہیں کہ:

میرا مکان بیوت الذکر ہیں صالحین میرے بھائی ہیں اللہ تعالیٰ کا ذکر میرا مال و دولت ہے اس کی مخلوق میرا کنبہ ہے۔

دوسروں کی ہمدردی اور خیرخواہی کے لئے حضرت مسیح موعود اپنے وقت کا بہت سا حصہ اردگرد کے دیہات کی گنوار عورتوں اور بچوں کے علاج میں دے دیا کرتے تھے اور دوسرے کام چھوڑ کر بھی اس طرف توجہ کرتے۔

(سیرت حضرت مسیح موعود از یعقوب علی تراب)

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی فرماتے ہیں۔

''فراغت کے بعد میں نے عرض کیا حضرت یہ تو بڑا زحمت کا کام ہے اور اس طرح بہت سا قیمتی وقت ضائع ہوجاتا ہے''۔

اللہ! اللہ! کس نشاط اور طمانیت سے مجھے جواب دیتے ہیں کہ:

''یہ بھی تو ویسا ہی دینی کام ہے یہ مسکین لوگ ہیں یہاں کوئی ہسپتال نہیں میں ان لوگوں کی خاطر ہر طرح کی انگریزی اور یونانی دوائیں منگوا رکھتا ہوں جو وقت پر کام آجاتی ہیں''۔

اور فرمایا:

''یہ بڑا ثواب کا کام ہے مومن کو ان کاموں میں سست اور بے پرواہ نہ ہونا چاہئے''۔

(سیرت حضرت مسیح موعود مصنفہ مولانا عبدالکریم صاحب ص35)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم قدیر احمد طاہر صاحب معلم وقف جدید نسیم آباد فارم ضلع عمرکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 20 مارچ 2012ء کو جماعت احمدیہ نسیم آباد فارم کی ایک گوٹھ محمد امین کے تین بچوں توحید احمد قاسم واقف نو ابن مکرم عقیل احمد واہلہ صاحب ، کاشف احمد واقف نو ابن مکرم حمید احمد واہلہ صاحب اور شرجیل احمد ابن مکرم ظہیر احمد واہلہ صاحب کی تقریب آمین منعقد کی گئی۔ ان بچوں سے محترم منیر ذوالفقار چوہدری صاحب نائب امیر ضلع عمرکوٹ نے قرآن کریم کے مختلف حصص سنے اور محترم ناصر احمد واہلہ صاحب امیر ضلع عمرکوٹ نے دعا کروائی۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان بچوں کے دلوں میں قرآن کریم کی محبت پیدا فرمائے، قرآن کریم کے معارف سمجھائے اور قرآنی تعلیم کے مطابق اپنی زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

مکرم منشاد احمد صاحب امریکہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کو مورخہ 4/اپریل 2012ء کو بیٹی عطا فرمائی ہے۔ جو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جاذبہ منشاد نام عطا فرمایا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک، صالحہ، خادمہ دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

نکاح

مکرم امان اللہ بلوچ صاحب معلم وقف جدید بہاولنگر تحریر کرتے ہیں۔

میرے چھوٹے بھائی مکرم سیف اللہ صاحب کارکن تحریک جدید ابن مکرم حافظ عبدالخالق صاحب بستی سہرانی ضلع ڈیرہ غازیخان کے نکاح کا اعلان مورخہ 30 دسمبر 2011ء کو مکرم محمد نواز صاحب معلم وقف جدید 43 جنوبی سرگودھا نے ہمراہ مکرمہ عابدہ نسرین صاحبہ بنت مکرم کریم بخش صاحب صدر جماعت بیٹ ناصر آباد ضلع مظفر گڑھ ایک لاکھ روپے حق مہر پر کیا۔ احباب کرام سے اس رشتہ کے جانبین کیلئے مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

مکرم جلال الدین صاحب شاد سابق ناظم مجلس انصاراللہ ضلع سیالکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

میرے چھوٹے بیٹے مکرم حسن جلال صاحب لندن کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل وکرم سے مورخہ 4 نومبر 2011ء کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ سیدنا و امامنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت واثف جلال نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود اللہ تعالیٰ کے فضل واحسان سے وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے اور مکرم میاں محمد اقبال صاحب گوندل کی نسل سے، محترم نصیر الحق صاحب آف سویڈن کا نواسہ، حضرت میاں گلاب الدین صاحب مرحوم رفیق حضرت مسیح موعود اور ننھیال کی طرف سے محترم مولانا ابوالمنیر نورالحق صاحب کی نسل میں سے ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، لائق خادم دین، والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور جماعت کیلئے مفید وجود بنائے۔ آمین

اعزاز

(گورنمنٹ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ)

مورخہ 29 مارچ 2012ء کو ضلع چنیوٹ میں وزیر اعلیٰ کے تحت منعقد ہونے والے علمی و ادبی مقابلہ جات کی تقریب تقسیم انعامات ہوئی۔ جس میں پوزیشن حاصل کرنے والی طالبات میں کیش انعامات تقسیم کئے گئے۔ محض خدا تعالیٰ کے خاص فضل وکرم سے گورنمنٹ نصرت گرلز ہائی سکول کی مندرجہ ذیل طالبات نے کیش پرائز حاصل کیا۔

رابعہ منیر کلاس دہم نے ضلع بھر میں اردو مضمون نویسی میں اول انعام حاصل کیا اور مبلغ 16 ہزار روپے کیش انعام وصول کیا اور حانیہ نصیر کلاس دہم نے ضلع بھر میں اردو تقریر میں سوم پوزیشن حاصل کی اور مبلغ 6 ہزار روپے کیش پرائز حاصل کیا۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ اس ادارے کو مزید ترقیات سے نوازے۔ علمی و ادبی پروگرام کی انچارج مسز نائلہ ربانی صاحبہ کو بھی خدا تعالیٰ مزید بہتر رنگ میں خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(ہیڈ مسٹریس گورنمنٹ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ)

درخواست دعا

مکرم محمد رفیع خان شہزادہ صاحب صدر محلّہ دارالرحمت شرقی راجیکی تحریر کرتے ہیں۔

میرے بڑے بھائی مکرم ڈاکٹر محمد الطاف خان صاحب طاہر آباد ربوہ کی کولہے کی ہڈی گرنے کی وجہ سے ٹوٹ گئی ہے۔ ان کا آپریشن الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں متوقع ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مکرم محمد قیصر شیراز صاحب معلم وقف جدید اسلام آباد تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی خالہ محترمہ شمیم اختر صاحبہ اہلیہ مکرم اسلام احمد شمس صاحب مربی سلسلہ باغبان پورہ لاہور عرصہ سے علیل ہیں ۔ چندہ ماہ قبل کینسر کا آپریشن ہوا۔ جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے کامیاب فرمایا۔ تاہم مکمل شفا نہیں ہوئی۔ درد کا احساس ابھی باقی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم سید مبشر احمد صاحب ولد مکرم سید شوکت علی صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے خسر مکرم محمد اشرف صاحب افکاری ولد مکرم سردار محمد صاحب ساکن ٹنڈو جام ضلع حیدر آباد مورخہ 26 مارچ 2012ء کو صبح 8 بجے بقضائے الٰہی وفات پا گئے ۔ مرحوم موصی تھے حیدر آباد میں ان کی نماز جنازہ مکرم سہیل شہزاد صاحب مربی ضلع حیدر آباد نے پڑھائی۔ بعدازاں ان کا جنازہ ربوہ لایا گیا۔ جہاں مورخہ 27 مارچ کو بعد نماز عصر بیت المبارک میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اشاعت نے دعا کروائی۔ مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے ملنسار، خوش گفتار، مہمان نواز، غمگسار، ہر دلعزیز پرجوش داعی الی اللہ تھے۔ مرحوم نوکوٹ ضلع میرپور خاص میں ایک لمبے عرصہ تک صدر جماعت رہے۔ وفات کے وقت بھی آپ بطور صدر جماعت احمدیہ ٹنڈو جام ضلع حیدر آباد خدمات بجا لا رہے تھے۔ مرحوم نے پسماندگان میں ایک بیوہ، چار بیٹے اور چار بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں ۔ احباب سے مرحوم کی بلندی درجات کیلئے نیز پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

جلسہ ہائے یوم مسیح موعود

(جماعت احمدیہ ضلع بدین)

مکرم بشارت محمود تارڑ صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ ضلع بدین تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ ضلع بدین نے مورخہ 23 مارچ 2012ء کو یوم مسیح موعود کے حوالہ سے جلسے منعقد کئے ۔ ان اجلاسات میں تلاوت ونظم کے بعد سیرت حضرت مسیح موعود اور جماعت احمدیہ کے قیام کی اغراض و مقاصد کے حوالے سے تقاریر کی گئیں۔ لجنہ کے الگ اجلاسات ہوئے۔

بدین شہر میں مکرم نصیر احمد کھرل صاحب مربی ضلع بدین نے تقریر کی اور حاضری 65 افراد رہی۔ جبکہ لجنہ اماء اللہ بدین کے اجلاس میں محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ بدین نے تقریر کی اور حاضری 45 تھی ۔ کوٹ احمدیاں کے جلسہ میں مکرم نعیم احمد شاکر صاحب معلم وقف جدید نے تقریر کی حاضری 37 افراد تھی لجنہ اماء اللہ کوٹ احمدیاں کے اجلاس کی حاضری 35 تھی۔ صابن دستی کے جلسہ میں مکرم فضل احمد انجم صاحب معلم سلسلہ نے تقریر کی حاضری 25 تھی ۔ ٹنڈو غلام علی میں جلسہ کی صدارت مکرم حکیم محمد جمیل صاحب نے کی حاضری 22 تھی۔ گولارچی کے جلسہ میں تقریر مکرم معراج احمد ابڑو صاحب مربی سلسلہ نے کی حاضری 115 تھی ۔ اور گولارچی کی لجنہ اماء اللہ کے جلسہ کی حاضری 120 تھی۔ گوٹھ ارشاد احمد باجوہ کے جلسہ میں مکرم آفتاب احمد پٹیل صاحب معلم وقف جدید نے تقریر کی حاضری 26 تھی ۔ خدا آباد کے جلسہ میں مکرم ارشاد احمد عادل صاحب مربی سلسلہ نے تقریر کی ۔ حاضری 60 تھی۔ کھوسکی کے جلسہ میں مکرم محمد احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ کھوسکی نے صدارت کی حاضری 25 تھی۔ ٹنڈو باگو کے جلسہ میں مکرم ارشاد احمد عادل صاحب مربی سلسلہ نے تقریر کی حاضری 22 تھی۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضرت مسیح موعود کی تعلیمات کو سمجھنے اور ان پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ٹیڑھے دانتوں کا علاج فکسڈ بریسز سے کیا جاتا ہے
احمد ڈینٹل سرجری فیصل آباد
صبح 9 بجے تا 1 بجے گورونانک پورہ :041-2614838
شام 5 بجے تا 9 بجے ستیانہ روڈ :041-8549093
ڈاکٹر وسیم احمد ثاقب ڈینٹل سرجن
بی ایس سی۔ بی ڈی ایس (پنجاب) 0300-9666540

عجائبات عالم

پینٹا گون۔ دنیا کی سب سے بڑی دفتری عمارت

گینز بک آف ورلڈ ریکارڈ کے مطابق پینٹا گون دنیا کی سب سے بڑی آفس بلڈنگ ہے۔ جو امریکی محکمہ دفاع کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ یہ وسیع و عریض بلڈنگ ریاست ورجینیا کے شہر آرلنگٹن میں دریائے پوٹومیک کے کنارے واقع ہے۔ پینٹا گون کا تصور ایک امریکی جنرل بریہن سمرویل نے پیش کیا۔

امریکی محکمہ دفاع، آرمی، نیوی اور ایئر فورس کا یہ مشترکہ ہیڈ کوارٹر صرف 16 ماہ کی قلیل مدت میں تعمیر کیا گیا تھا۔

پینٹا گون کی عمارت 5 مساوی حصوں پر مشتمل ہے جن میں سے ہر حصہ 281 میٹر طویل ہے۔ عمارت 5 منزلہ ہے جن کا مجموعی زمینی رقبہ 6 لاکھ 4 ہزار مربع میٹر ہے۔ پینٹا گون عملاً خود ایک شہری حیثیت رکھتا ہے۔ تقریباً 29 ہزار ملازمین (فوجی اور سویلین) اس ملک کے دفاع کی منصوبہ بندی اور ان کے نفاذ میں حصہ لیتے ہیں۔ عمارت کا لان 200 ایکڑ رقبے پر پھیلا ہے۔ اس میں 131 سیڑھیاں اور 19 لفٹیں ہیں جو 37 لاکھ 5 ہزار 793 مربع فٹ جگہ پر تعمیر کی گئی ہے۔

عمارت میں 45 ہزار ٹیلی فون لائنیں ہیں جن سے روزانہ تقریباً دو لاکھ فون کالیں کی جاتی ہیں جو ایک لاکھ میل طویل ٹیلی فون کی تاروں سے منسلک ہیں۔ ڈیفنس پوسٹ آفس ماہانہ 12 لاکھ کی تعداد میں ڈاک تقسیم کرتا ہے۔ سٹاف اور دیگر ملازمین کے تحقیقی کاموں میں مدد کیلئے کئی لائبریریاں موجود ہیں۔ صرف ایک آرمی لائبریری میں مختلف زبانوں کی تین لاکھ مطبوعات موجود ہیں۔

پینٹا گون کے برآمدوں کی کل لمبائی ساڑھے سترہ میل بنتی ہے لیکن انہیں اس طرح سے ڈیزائن کیا گیا ہے کہ عمارت کے کسی بھی دو حصوں میں کسی ایک پوائنٹ سے صرف 7 منٹ میں پیدل پہنچا جاسکتا ہے۔

پینٹا گون کی تعمیر کے ذریعے امریکی وار (War) ڈیپارٹمنٹ کی 17 عمارتوں کو ایک چھت کے نیچے جمع کر دیا گیا۔ پینٹا گون کے تعمیراتی کام کا آغاز ستمبر 1941ء میں ہوا جس کے شیڈول کی نہایت سختی سے پابندی کی گئی۔ 1300 کارکنوں نے دن رات مختلف شفٹوں میں ہفتے کے سات دن کام کیا۔ ایک ہزار آرکیٹیکٹ انجینئرز اس پراس کے مختلف حصے ڈیزائن کرنے میں مسلسل کام کرتے رہے۔

اس عظیم اور بڑی عمارت تک نقل و حمل کے مسئلے کے حل کیلئے اور اسے دیگر بڑی سڑکوں سے جوڑنے کیلئے 48 کلومیٹر طویل سڑکیں تعمیر کی گئیں۔

15 جنوری 1943ء کو اس عمارت کی تعمیر مکمل ہوئی۔ پینٹا گون کی اپنی پولیس اور فائر فائٹنگ فورس ہے۔ پانی اور سیوریج کا نظام مکمل طور پر اس بلڈنگ کیلئے علیحدہ تعمیر کیا گیا۔ 1956ء میں یہاں ایک ہیلی پورٹ کا بھی اضافہ کیا گیا اور آج اس کے اپنے ٹیکسی اور بس ٹرمینل ہیں۔

11 ستمبر 2011ء کو اس وقت یہ عظیم عمارت ایک بڑے المیے سے دوچار ہوگئی جبکہ اس کی مغربی عمارت کا ایک حصہ اس وقت تباہ ہوگیا جب ورلڈ ٹریڈ سنٹر کی تباہی کے ساتھ ہی اغواء شدہ ایک کمرشل طیارہ اس عمارت سے بھی ٹکرایا۔ اس حادثے میں نہ صرف عمارت کا ایک حصہ تباہ ہوا بلکہ 189 افراد بھی ہلاک ہوئے۔

مکرم آغا یحییٰ خان صاحب مربی انچارج سویڈن

سویڈن میں بین المذاہب سمپوزیم

مورخہ 28 جنوری 2012ء شام 5 بجے بیت ناصر گوتھن برگ میں ایک شاندار انٹرفیتھ سیمینار کا اہتمام کیا گیا۔ اس سیمینار کا تمام تر انتظام لجنہ اماء اللہ گوتھن برگ نے صدر صاحب خدام الاحمدیہ اور نیشنل سیکرٹری صاحب دعوت الی اللہ کے تعاون سے کیا۔

اس موقع پر یہودیت، عیسائیت، ہندوازم اور سکھ ازم کے نمائندوں نے شرکت کی اور (۔) احمدیت کی نمائندگی میں خاکسار نے تقریر کی۔ اس سیمینار کا عنوان ''پُرامن معاشرے کے لئے ہمارا کردار'' تھا جس پر تمام نمائندگان نے اپنی اپنی الہامی کتب کے حوالے سے تقاریر کیں اور آخر پر خاکسار نے دین حق کی پُرامن تعلیم پیش کی اور ساتھ ساتھ پروجیکٹر پر حوالہ جات اور حضرت مسیح موعود اور حضور انور ایدہ اللہ کی تصاویر دکھائیں۔

سیمینار کے اختتام پر مکرم نیشنل امیر صاحب نے مہمانوں اور انتظامیہ کا شکریہ ادا کیا اور دعا کرائی جس کے بعد مہمانوں کی خدمت میں چائے کے ساتھ لوازمات پیش کئے گئے اور اس دوران بے تکلفی کے ماحول میں مہمانوں کے ساتھ دعوت الی اللہ کے حوالہ سے گفتگو جاری رہی۔ 28 مہمانوں کو جماعت احمدیہ کے لٹریچر کا تحفہ بھی پیش کیا گیا۔ اس طرح آنے والے مہمانوں نے بیت الذکر میں اس سمپوزیم کے انعقاد کو بہت سراہا اور کہا کہ دین حق کی اس تعلیم کو انہوں نے آج پہلی بار سنا ہے اور آئندہ ہونے والی اپنی میٹنگز میں بھی خاکسار کو آنے اور تقریر کرنے کیلئے ابھی سے دعوت دے دی۔ کچھ مہمانوں نے اس بات کا بھی اظہار کیا کہ وہ اپنی زندگی میں پہلی مرتبہ کسی بیت الذکر کے اندر آئے ہیں اور جس خندہ پیشانی سے ان کا استقبال کیا گیا ہے وہ قابل تحسین ہے۔

اللہ تعالیٰ تمام انتظامیہ کو جزائے خیر عطا فرمائے اور اس سمپوزیم کے بہترین نتائج برآمد فرمائے آمین!

(الفضل انٹرنیشنل 2 مارچ 2012ء)

درخواست دعا

مکرم مرتضیٰ احمد جنجوعہ صاحب لقمان ہیئر فیشن ربوہ تحریر کرتے ہیں۔ خاکسار کے خالو مکرم محمد شریف صاحب ولد مکرم محمد دین صاحب دارالنصر غربی اقبال ربوہ کو چند دن پہلے بائیں طرف فالج کا حملہ ہوا ہے اور ساتھ دل کی تکلیف بھی ہوئی ہے۔ اس وقت حالت تشویشناک ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنا خاص فضل سے شفاء عطا فرمائے اور جملہ پیچیدگیوں سے ہمیشہ محفوظ رکھے۔ آمین

ربوہ میں طلوع و غروب 9 اپریل

طلوع فجر	4:21
طلوع آفتاب	5:45
زوال آفتاب	12:10
غروب آفتاب	6:35

سردیوں میں جوڑوں کے درد، اعصابی کمزوری، سردی کا زیادہ لگنا
کے استعمال سے اللہ کے فضل سے ٹھیک ہو جاتے ہیں۔
فی ڈبی -/300 روپے
عنبری
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون:047-6212434

ارشد بھٹی پراپرٹی ایجنسی
ربوہ اور ربوہ کے گردونواح میں پلاٹ مکان زرعی و کمرشل زمین خرید و فروخت کی باعتماد ایجنسی 0333-9795338
بلال مارکیٹ بالمقابل ریلوے لائن ربوہ فون دفتر 6212764
گھر 6211379 موبائل 0300-7715840

نوزائیدہ اور شیر خوار بچوں کے امراض
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون:0344-7801578

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ
پروپرائیٹر: میاں حنیف احمد کامران
047-6212515
0300-7703500

سمیع سٹیل ٹریڈرز
مینوفیکچرز اینڈ جنرل آرڈر سپلائرز
اعلیٰ قسم کے لوہے کی چوکھاٹ کا مرکز
ڈیلرز: G.P_C.R.C_H.R.C شیٹ اینڈ کوائل
طالب دعا: میاں عبدالسمیع، میاں عمر سمیع، میاں سلمان سمیع
81-A سٹیل شیٹ مارکیٹ لنڈا بازار لاہور
Mob:0300-8469946-0302-8469946
TeL:042-7668500-7635082

FR-10

ضرورت سٹاف
ایف اے پاس لیڈی سٹاف کی ضرورت ہے۔
مریم میڈیکل سنٹر یادگار چوک ربوہ
03156705199
047-6213944,6214499

7.5KV جنریٹر اپنے جینئن انجن کے ساتھ پٹرول گیس کٹ۔ آٹو میٹک سوئچ، کنوپی کے ساتھ۔ U.K کا بنا ہوا
فوری فروخت
رابطہ: 03334505232 شاہد

ربوہ میں جدید سہولیات اور ماہر لیڈی ٹیچرز کی محنت ایک ساتھ
NEW PARADISE ACADEMY
Oxford Syllabus
Computer Lab
Library
Pick & drop facility
پلے گروپ سے 8th کلاس تک داخلے جاری ہیں
99۔مسرور ٹاؤن۔نصرت آباد ربوہ 0332-7056211 پرنسپل حافظ عطیۃ الجلیل